کیا فاسق کی امامت صحیح ہے ؟ _ 13465

السؤال

میں ایك ملك میں بنك ملازم ہوں، اور عام طور پر ہم عصر اور مغرب کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، نمازی مجھے امامت کروانے کا کہتے ہیں، میں ایك عام سا آدمی ہوں، اور محسوس کرتا ہوں کہ میں امامت کا مستحق نہیں، کیونکہ میرے پیچھے نمازیوں میں کئی ایك مجھ سے بھی بڑے آدمی ہیں حقیقت یہ ہے کہ نماز کے لیے جمع ہوں تو ہم میں سے ہر شخص جماعت کروانے سے شرماتا ہے، اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ مجھے امام بننا پڑتا ہے.
میں جانتا ہوں کہ میں میں نے پچیس برس میں اتنے گناہ کیے ہیں جن کا شمار ہی نہیں، لیکن میں ایك چیز کا ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ تعالی کہتا ہے کہ انفرادی نماز ادا کرنے سے نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے، یہی ایك سبب ہے جس کی بنا پر میں امامت قبول کرتا ہوں، میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں داڑھی منڈا شخص ہوں ؟

الإجابة المفصلة

یہ مسئلہ فاسق شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کا ہے، اور فاسق وہ ہے جو کبیرہ گناہ کا مرتکب ہونے کی بنا پر اللہ تعالی کی اطاعت سے نکل جائے یا پھر صغیرہ گناہ پر اصرار کرے.

آپ کے سوال میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے مطابق آپ بعض کبیرہ گناہ کے مرتکب ہیں، ایك تو بنك کی ملازمت، اور دوسرا داڑھی منڈانا یہ دونوں شریعت کے میزان میں کبیرہ گناہ ہیں.

بنك ملازمت کے متعلق یہ ہے کہ:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود خور، اور سود کھلانے اور سود لکھنے، اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں نے رات دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے، ہم چلے حتی کہ ایك خون کی نہر کے پاس پہنچے جس میں شخص کھڑا تھا، اور اس کے کنارے ایك شخص تھا جس کے سامنے پتھر رکھے تھے، جو شخص نہر میں تھا وہ جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تو باہر والا شخص اسے پتھر مارتا حتی کہ اسے وہیں واپس بھیج دیتا جہاں وہ تھا، چنانچہ وہ جب بھی نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا وہ اس کے مونہہ پر پتھر دے مارتا تو وہ واپس پلٹ جاتا.

چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے ؟ تو اس نے جواب دیا آپ جسے نہر میں دیکھا تھا وہ سود خور تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2085).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (21113) اور (21166) دیکھیں

رہا مسئلہ داڑھی منڈانے کا تو اس کے متعلق عرض ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مشرکوں کی مخالفت کرو، مونچھیں کٹواؤ اور داڑھی بڑھاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892) صحیح مسلم حدیث نمبر (601).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

داڑھی وہ ہے جو دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے، جیسا کہ صاحب قاموس نے وضاحت کی ہے، چنانچہ دونوں رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے ہوئے بالوں کو چھوڑنا اور انہیں نہ منڈانا اور نہ ہی کٹوانا واجب ہے.

اللہ تعالی سب مسلمانوں کے حال کی اصلاح فرمائے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (2 / 325).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

داڑھی کی حد جیسا کہ اہل لغت ذکر کرتے ہیں یہ چہرے اور دونوں جبڑوں اور رخساروں کے بال ہیں، دوسروں معنوں میں اس طرح کہ جو بال رخساروں اور جبڑوں اور ٹھوڑی پر ہیں وہ داڑھی میں شامل ہیں، ان بالوں میں سے کوئی بال بھی کٹوانا یا منڈوانا معصیت اور نافرمانی ہے.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" داڑھی بڑھاؤ " اور " داڑھی کو معاف کردو "

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں سے کچھ بھی کٹوانا جائز نہیں، لیکن معصیت و نافرمانی چھوٹی بڑی ہوتی ہیں، چنانچہ داڑی کو منڈوانا داڑھی میں سے کچھ حصہ کٹوانے سے زیادہ عظیم گناہ ہے، کیونکہ یہ داڑھی کٹوانے والے سے زیادہ واضح اور عظیم مخالفت ہے.

دیکھیں: فتاوی ہامۃ صفحہ نمبر (36).

مزید تفصیل کے آپ سوال نمبر (8196) کے جواب کا بھی مطالعہ کریں

اور فسق کا اظہار کرنے والے فاسق شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے کے مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

فاسق شخص کے پیچھے نماز نہیں ہوتی.

امام احمد، امام مالك کی ایك روایت میں یہی مسلك ہے.

شیخ مصطفی الرحیبانی کہتے ہیں:

فصل: (مطلقا فاسق کی امامت صحیح نہیں)

یعنی چاہے اس کا فسق اعتقادی ہو یا حرام افعال میں، چاہے وہ مستور ہی ہو کیونکہ فرمان باری تعالی ہے:

. آیا جو مومن ہو کیا وہ فاسق کی طرح ہو سکتا ہے، یہ دونوں برابر نہیں

653 / 1) ديكھيں: مطالب اولى النهى).

شيخ الاسلام رحمہ اللہ كہتے ہيں:

فاسق كے پيچھے نماز ادا كرنے كى كراہت پر آئمہ كرام كا اتفاق ہے ليكن اس ميں اختلاف ہے كہ آيا يہ صحيح ہے يا نہيں ؟

ايك قول يہ ہے كہ: صحيح نہيں، جيسا كہ امام مالك اور امام احمد كى ايك روايت ميں ہے.

اور ايك قول يہ ہے كہ: بلكہ صحيح ہے، جيسا كہ امام ابو حنيفہ امام شافعى كا قول اور ان دونوں سے دوسرى روايت ہے، اور اس ميں كوئى تنازع اور اختلاف نہيں كہ اسے امامت كا منصب نہيں دينا چاہيے.

358 / 23) ديكھيں: مجموع الفتاوى).

دوسرا قول:

فاسق كے پيچھے نماز ادا كرنا صحيح ہے، چاہے وہ اپنا فسق ظاہر ہى كرتا ہو، يہى قول صحيح ہے، اور شيخ محمد ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى نے بھى يہى قول اختيار كيا ہے، اس قول كى دليل درج ذيل ہے:

اول:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا عمومى فرمان ہے:

" قوم كى امامت كتاب اللہ كا سب سے زيادہ حافظ و قارى كروائے "

673) صحيح مسلم حديث نمبر).

دوم:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا ظالم اماموں كے متعلق خاص فرمان جو نماز كو وقت سے ليٹ كر ادا كريں:

فرمان نبوى ہے:

" تم نماز وقت پر ادا كرلو، اور اگر ان كے ساتھ نماز پالو تو ان كے ساتھ بھى نماز ادا كرو كيونكہ يہ تمہارے ليے نفل ہو گى "

صحيح مسلم حديث نمبر (648).

اور بخارى كى روايت ميں ہے:

" وہ تمہيں نماز پڑھائيں گے اگر تو صحيح پڑھائيں تو تمہارے اوران كے ليے ہے، اور اگر غلط كريں تو تمہارے ليے اور (اس كا وبال) ان پر ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (694).

سوم:

صحابہ كرام جن ميں ابن عمر رضى اللہ تعالى شامل ہيں حجاج بن يوسف كے پيچھے نماز ادا كرتے تھے، حالانكہ ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما لوگوں ميں سب سے زيادہ سنت پر عمل كرنے اور اس كى احتياط كرنے والے تھے، اور حجاج كے متعلق معروف تھا كہ وہ اللہ كے بندوں ميں سب سے زيادہ فاسق ہے.

اور يہ بھى كہا جاتا ہے كہ:

ہر وہ شخص جس كى نماز صحيح ہے اس كى امامت بھى صحيح ہو گى نماز كى صحت اور امامت كے صحيح ہونے ميں تفريق كرنے كى كوئى دليل نہيں، كيونكہ اگر وہ معصيت كا مرتكب ہوتا ہے تو اس كى معصيت اس كے ليے ہى ہے، يہ نظرى دليل ہے"

ديكھيں: الشرح الممتع لابن عثيمين (4 / 304).

آپ يہ علم ميں ركھيں نماز كى امامت كروانے ميں اجر عظيم حاصل ہوتا ہے، اور اس منصب كا شرف بہت بڑا ہے، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا ہے كہ قرآن مجيد كا سب سے زيادہ حافظ و قارى ہى اس منصب كے ليے مقدم كيا جائيگا (تفصيل كے ليے سوال نمبر (1875) كا جواب ديكھيں) اس بنا پر اگر آپ كے علاوہ كوئى اور شخص قرآن مجيد كا زيادہ حافظ ہے تو اسے آگے كيا جائے، اور اگر آپ كے علاوہ كوئى اور نہيں تو پھر آپ كے ليے لوگوں كى جماعت كروانے ميں كوئى حرج نہيں، چاہے آپ گنہگار ہى ہيں، اس كى دليل مندرجہ بالا دلائل ہيں.

آخر میں ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ مسلمان بھائی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کر کے اللہ کے خلاف جنگ کرنے سےدور رہو، اور جتنی جلدی ہو سکے آپ توبہ کر لیں قبل اس کے کہ آپ کو موت آ جائےاور پھر آپ ندامت کا اظہار کرنے لگیں جبکہ اس وقت ندامت بھی فائدہ مند نہ ہو گی.

واللہ اعلم .